سوال

(206) حدیث کو قرآن پر پیش کرنے والی حدیث موضوع ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم (متوفی ۱۸۲ھ) کی طرف منسوب کتاب ''الرد علیٰ سیر الاوزاعی'' میں لکھا ہوا ہے:

''حدثنا ابن ابی کریمۃ عن ابی جعفر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ دعا الیہود فسالہم فحدثوہ حتی کذبوا علی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام، فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فخطب الناس فقال: ان الحدیث سیفشو عنی فما اتاکم عنی یوافق القرآن فھو عنی، وما اتاکم عنی یخالف القرآن فلیس عنی ''ہمیں (خالد) ابن ابی کریمہ نے ابوجعفر (عبداللہ بن مسور) سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلا کر پوچھا، تو انھوں نے حدیثیں بیان کیں حتیٰ کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: میرے بارے میں حدیثیں پھیل جائیں گی پس تمہارے پاس میری کوئی حدیث قرآن کے مطابق پہنچے تو وہ میری حدیث ہے۔ اور تم تک میری طرف سے جو روایت قرآن کے مخالف پہنچے تو وہ میری حدیث نہیں ہے۔ (ص ۲۵،۲۴)

کیا یہ روایت صحیح وقابلِ اعتماد ہے؟ تحقیق کر کے جواب دیں۔ شکریہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت موضوع ہے۔

دلیل اول: اس روایت میں ابوجعفر سے مراد عبداللہ بن مسور (الہاشمی) ہے۔

دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۳ ۱۶۸) الثقات لابن حبان (۶ ۲۶۲) تاریخ بغداد (۸ ۲۹۲) واخبار اصبہان (۱ ۳۰۵)

حافظ ابو نعیم الاصبہانی لکھتے ہیں: ''ابو جعفر ہو عبداللہ بن مسور'' (اخبار اصبہان ۱ ۳۰۵)

اس عبداللہ بن مسور کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے کہا: ''کان یضع الحدیث ویکذب'' وہ حدیثیں گھڑتا اور جھوٹ بولتا تھا۔ (کتاب الجرح والتعدیل ۵ ۱۶۹ وسندہ صحیح)

ابن حبان نے کہا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع روایتیں بیان کرتا تھا اور تھوڑی روایتیں بیان کرنے کے باوجود بے اصل مرسل روایتیں بیان کرتا تھا۔ اگر وہ ثقہ راویوں کی موافقت

بھی کرے تو اس کی روایت سے استدلال جائز نہیں ہے۔ (کتاب المجروحین ۲ ۲۴)

ذہبی نے کہا: ''یکذب'' وہ جھوٹ بولتا تھا۔ (دیوان الضعفاء والمتروکین: ۲۳۱۳)

یہ شخص بالاجماع کذاب و مجروح ہے۔

تنبیہ: تہذیب الکمال اور تہذیب التہذیب میں غلطی سے خالد بن ابی کریمہ کے استادوں میں ابوجعفر الباقر کا نام لکھ دیا گیا ہے جس کا کوئی ثبوت سلف صالحین سے نہیں ہے۔

دلیل دوم: ابوجعفر عبداللہ بن مسور کی مرسل روایات بے اصل ہوتی ہیں۔

دلیل سوم: قاضی ابویوسف بذاتِ خود جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف اور مردودالراویۃ ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۱۹ ص ۴۵تا۵۵

دلیل چہارم: کتاب الرد علی سیر الاوزاعی باسند صحیح قاضی ابویوسف سے ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے الحدیث: ۱۹ ص ۵۳، ۵۴

دلیل پنجم: یہ موضوع روایت قرآن مجید کی آیت: وَمَاءاتيكُمُ الرَّسولُ فَخُذوهُ ... سورة الحشر ٧ "اور تمھیں رسول جو (حکم) دے اسے لے لو۔ (الحشر: ۷) کے سراسر خلاف ہونے کی وجہ سے بھی مردود ہے۔

ابوالوفاء الافغانی (متروک الحدیث) نے اس روایت کے کچھ موضوع اور باطل شواہد پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ دیکھئے حاشیہ الرد علی سیر الاوزاعی (ص ۲۵تا۲۸)

یہ تمام شواہد موضوع، باطل اور مردود ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص475

محدث فتویٰ